

# **Allama Iqbal Open University AIU BS**

## **Islamic Studies solved assignments no 2**

### **Autumn 2025 Code 1916 Islamic Institutions**

سوال نمبر 1۔ اسلامی فقہ اکیڈمی کے قیام کے پیچھے بنیادی مقاصد اور  
بدلتے حالات میں فقہی رہنمائی کے چیلنجز

---

اسلامی فقہ اکیڈمی کا تعارف

اسلامی فقہ اکیڈمی (Islamic Fiqh Academy – IFA) ایک بین الاقوامی  
تحقیقی اور علمی ادارہ ہے جس کا قیام ۱۹۸۱ء میں جدہ، سعودی عرب میں  
عمل میں آیا۔ یہ اکیڈمی اسلامی ممالک کے علماء، فقیہ حضرات، اور مذہبی

ماہرین کے تعاون سے قائم کی گئی تاکہ مسلمان دنیا میں جدید دور کے مسائل کے حل کے لیے اسلامی فقہ کی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

اکیڈمی کا قیام اس ضرورت سے ہوا کہ عصر حاضر کے بدلتے معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور سائنسی حالات میں مسلمانوں کو شرعی رہنمائی فراہم کی جائے تاکہ دین کی روشنی میں فیصلہ سازی اور زندگی کے ہر شعبے میں درست رہنمائی ممکن ہو۔

---

اسلامی فقہ اکیڈمی کے قیام کے بنیادی مقاصد

1. معاصر مسائل پر فقہی رہنمائی فراہم کرنا

● اکیڈمی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان معاشرے میں روزمرہ زندگی، کاروبار، تعلیم، صحت، ٹیکنالوجی اور سیاست سے متعلق نئے مسائل پر شرعی اور فقہی رہنمائی فراہم کی جائے۔

● مثال: بینکنگ، مالیاتی نظام، سوشل میڈیا، جینیٹک انجینئرنگ، اور

ماحولیاتی مسائل میں اسلامی نقطہ نظر پیش کرنا۔

2. مسلمان ممالک کے فقہاء میں ہم آہنگی پیدا کرنا

- اکیڈمی رکن ممالک کے علماء کو مشترکہ فکری پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے تاکہ اختلافات کم ہوں اور مشترکہ مسائل پر متفقہ فیصلے سامنے آئیں۔

- اس سے فقہی اختلافات میں توازن پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور تعاون مضبوط ہوتا ہے۔

3. تحقیق و تجزیہ کا فروغ

- اکیڈمی جدید سائنسی، معاشرتی اور اقتصادی علوم کا مطالعہ کرتی ہے اور ان کو فقہ اسلامی کے تناظر میں تجزیہ کرتی ہے۔
- اس طرح جدید علوم اور فقہ کا امتزاج ممکن ہوتا ہے اور مسلمان عالمی ترقی سے ہم آہنگ رہ سکتے ہیں۔

4. فقہی مسئلوں کی دستاویزات اور فیصلے شائع کرنا

- اکیڈمی عالمی سطح پر اپنے فیصلہ جات، تحقیقی مقالات اور توصیات شائع کرتی ہے تاکہ تمام مسلمانوں کو علم حاصل ہو اور درست فقہی رہنمائی دستیاب ہو۔

5. عالمی تعاون اور مکالمے کو فروغ دینا

- اکیڈمی بین الاقوامی فورمز، کانفرنسز اور ورکشاپس کا انعقاد کرتی ہے تاکہ مختلف ملکوں کے علماء ایک دوسرے کے تجربات سے مستفید ہوں۔

- اس سے اسلام کے متحدہ اور منطقی موقف کو عالمی سطح پر فروغ ملتا ہے۔

---

بدلتے حالات میں فقہی رہنمائی کے چیلنجز

اسلامی فقہ اکیڈمی نے قیام کے بعد کئی عصر حاضر کے چیلنجز کا سامنا کیا، جن میں درج ذیل اہم ہیں:

1. جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی مسائل

- جینیٹک انجینئرنگ، بائیو ٹیکنالوجی، کلوننگ، ڈیجیٹل کرنسی اور دیگر جدید مسائل میں شرعی رہنمائی دینا ایک بڑا چیلنج تھا۔

- فقہاء کو ضروری تھا کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق جدید تکنیکی ترقیوں کا جائزہ لیں اور مسئلے کا حل تجویز کریں۔

2. عالمی مالیاتی نظام اور بینکنگ

● جدید بینکنگ، سودی نظام (Interest) اور مالیاتی مصنوعات میں

اسلامی نقطہ نظر کے مطابق رہنمائی دینا ایک پیچیدہ اور حساس معاملہ تھا۔

● اکیڈمی کو مختلف بین الاقوامی مالیاتی ماہرین اور علماء کے درمیان

توازن پیدا کرنا پڑا۔

3. سماجی اور اخلاقی تبدیلیاں

● مغربی ثقافت، میڈیا، تعلیم، اور جدید طرز زندگی نے مسلمان معاشروں

میں اخلاقی چیلنجز پیدا کیے۔

● اکیڈمی کو ایسے معاملات میں فقہی رہنمائی اور تربیتی پروگرام فراہم

کرنے پڑے تاکہ معاشرتی اقدار محفوظ رہیں۔

4. بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات

● مسلمانوں کے مختلف ملکوں اور ثقافتوں میں اختلافات اور تنازعات

موجود ہیں۔

● اکیڈمی کو یہ چیلنج درپیش تھا کہ فقہی رہنمائی ایسے حالات میں بھی

یکساں اور مؤثر ہو تاکہ فرقہ واریت کم ہو اور بین الاقوامی اتحاد

مضبوط ہو۔

5. مواصلاتی اور عالمی سطح پر رائے عامہ کی تشکیل

● جدید میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ کے ذریعے مسائل کی فوری تشہیر

ہوتی ہے۔

● اکیڈمی کو چاہیے تھا کہ فقہی فیصلے اور رائے عامہ کو مؤثر انداز میں

پہنچائے تاکہ عوامی سطح پر درست فہم قائم ہو۔

---

اکیڈمی کی حکمت عملی اور اقدامات

1. پروفیشنل ورکنگ گروپس کا قیام

○ مختلف شعبوں میں ماہرین کے گروپس تشکیل دیے گئے، جیسے

معاشیات، سائنس، ٹیکنالوجی، تعلیم، اور ثقافت۔

2. بین الاقوامی کانفرنسز اور سمپوزیمز

○ اکیڈمی نے مختلف ممالک میں کانفرنسز کا انعقاد کیا تاکہ عالمی

مسائل پر علماء کا تبادلہ خیال ممکن ہو۔

### 3. تحقیقی جرائد اور شائع شدہ رپورٹس

○ اکیڈمی نے عالمی سطح پر تحقیقی جرائد، کتب اور فیصلے شائع

کیے تاکہ دنیا بھر میں مسلمان مستفید ہوں۔

### 4. تعلیمی پروگرامز اور تربیت

○ نوجوان علماء اور طلبہ کے لیے تربیتی ورکشاپس اور آن لائن

کورسز متعارف کرائے گئے تاکہ فقہ اسلامی کے جدید مسائل سے

آگاہی حاصل کی جا سکے۔

### 5. عالمی تعاون اور نیٹ ورکنگ

○ رکن ممالک اور دیگر اسلامی اداروں کے ساتھ تعاون کر کے

مسلمان دنیا میں مشترکہ فقہی موقف قائم کیا گیا۔

- فقہی رہنمائی نے جدید ٹیکنالوجی، بینکنگ، تعلیم اور اخلاقی شعبوں میں مسلمان معاشروں کو درست سمت فراہم کی۔
- عالمی سطح پر مسلمان علماء کے درمیان تعاون اور اتحاد مضبوط ہوا۔
- نوجوان علماء کی تربیت اور علمی پروگرامز کے ذریعے مسلمان معاشروں میں علمی اور تحقیقی فضا قائم ہوئی۔
- مختلف بین الاقوامی مسائل میں مشترکہ موقف پیدا کرنے میں اکیڈمی نے اہم کردار ادا کیا۔

#### نتیجہ

اسلامی فقہ اکیڈمی کا قیام مسلمان دنیا میں عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے عمل میں آیا۔ اس کے بنیادی مقاصد میں معاصر مسائل کی فقہی رہنمائی، علماء میں ہم آہنگی، تحقیق و تجزیہ، نصاب اور تعلیم کی اصلاح، اور عالمی تعاون شامل ہیں۔ بدلتے حالات میں اکیڈمی کو کئی چیلنجز جیسے جدید ٹیکنالوجی، مالیاتی نظام، سماجی تبدیلیاں، بین الاقوامی تعلقات اور رائے عامہ کی تشکیل کا سامنا کرنا پڑا۔



اکیڈمی نے پروفیشنل گروپس، کانفرنسز، تحقیق، تربیتی پروگرامز اور عالمی  
تعاون کے ذریعے ان چیلنجز کا مؤثر مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو علمی، فکری  
اور عملی رہنمائی فراہم کی۔

سوال نمبر 2۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے قیام کا تاریخی پس منظر،  
1973ء کے آئین میں اس کے مقاصد، اور کونسل کی کارکردگی کا تفصیلی

جائزہ

تعارف

اسلامی نظریاتی کونسل (Council of Islamic Ideology – CII) پاکستان

میں ایک آئینی ادارہ ہے جو بنیادی طور پر اسلامی قانون و شریعت کی  
رہنمائی، قانون سازی میں اسلامی اصولوں کی شمولیت، اور عوام میں اسلامی  
شعور کی ترغیب کے لیے کام کرتا ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد مسلم  
معاشرے کی قانونی اور فکری بنیادیں زیادہ تر برطانوی قانونی نظام پر مبنی  
تھیں۔ اس لیے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو  
اسلامی تشریعی اصولوں کے مطابق قانونی اور سماجی رہنمائی فراہم کرے۔

تاریخی پس منظر

1۔ قیام پاکستان کے ابتدائی سال

● پاکستان کا قیام 14 اگست 1947ء کو ایک اسلامی فلاحی ریاست کے تصور کے تحت ہوا۔

● قائد اعظم محمد علی جناح نے بارہا یہ واضح کیا کہ پاکستان کا نظام اسلامی تعلیمات پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ مسلمان اپنے دین کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

● تاہم ابتدائی آئینی و قانونی ڈھانچہ انگریزی قانونی نظام اور نوآبادیاتی قوانین پر منحصر تھا۔

● اس وجہ سے مسلمانوں کے لیے ضروری تھا کہ ایک مرکزی ادارہ یا کونسل ہو جو اسلامی نقطہ نظر کے مطابق قوانین کی تشکیل اور اصلاح میں معاونت فراہم کرے۔

2- 1956ء اور 1962ء کے آئین

● 1956ء کے آئین میں اسلامی نظریات کو شامل کرنے کی کوششیں ہوئیں لیکن عملی سطح پر شریعت کے نفاذ میں کمی رہی۔

- 1962ء کے آئین میں بھی اسلامی نظریات کی شمولیت کی کوشش کی گئی، مگر ایک مرکزی ادارے کی کمی محسوس ہوئی جو مستقل بنیادوں پر شریعت اور قانون سازی میں رہنمائی فراہم کرے۔

3. 1973ء کے آئین کا قیام

- 1973ء کے آئین میں پاکستان کو ایک اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔
- اس آئین نے واضح کیا کہ تمام قوانین شریعت کے مطابق ہونے چاہئیں۔
- آئین کی شقوں نے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کو لازمی قرار دیا تاکہ یہ ادارہ حکومت اور قانون ساز اداروں کو شرعی رہنمائی اور مشاورت فراہم کرے۔

---

اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کے بنیادی مقاصد

1973ء کے آئین میں کونسل کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1. قانون سازی میں اسلامی رہنمائی

- کونسل پارلیمنٹ اور دیگر قانون ساز اداروں کو مشورہ فراہم کرتی ہے تاکہ قوانین شریعت کے مطابق ہوں۔

- مثال: خاندانی قوانین، زکوٰۃ و صدقات کے نظام، معاشی اور تجارتی قوانین۔

2. موجودہ قوانین میں اصلاح

- کونسل کا کام موجودہ قوانین میں اسلامی شریعت کے مطابق اصلاحات اور تجاویز دینا ہے۔

- اس مقصد کے تحت کونسل مختلف شعبوں میں فتاویٰ، مشورہ اور رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

3. عوام میں اسلامی شعور کا فروغ

- کونسل عوام کو اسلامی قانون، حقوق، فرائض اور معاشرتی اصولوں کے بارے میں آگاہ کرتی ہے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

4. جدید مسائل پر تحقیق و تجزیہ

- کونسل معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور سائنسی مسائل پر تحقیق کرتی ہے تاکہ مسلمانوں کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق شرعی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

- کونسل بین الاقوامی مسائل، جیسے عالمی اقتصادی نظام، انسانی حقوق، اور مسلم دنیا میں سیاسی چیلنجز کے بارے میں اسلامی موقف مرتب کرتی ہے۔

---

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیلنجز

اسلامی نظریاتی کونسل نے قیام کے بعد مختلف چیلنجز اور مسائل کا سامنا کیا، جن میں اہم درج ذیل ہیں:

1۔ جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی

- کونسل کو جدید ٹیکنالوجی جیسے سائبر کرائم، جینیٹک انجینئرنگ، کلوننگ، اور ڈیجیٹل کرنسی کے فقہی مسائل کا حل تلاش کرنا پڑا۔
- یہ مسائل پرانے فقہی نظریات سے مختلف تھے اور ان کے لیے جدید تحقیق اور فقہی تجزیہ ضروری تھا۔

2۔ بینکنگ اور مالیاتی نظام

- جدید بینکنگ نظام، سودی لین دین، مالیاتی مصنوعات، اور انشورنس پر اسلامی رہنمائی دینا ایک بڑا چیلنج تھا۔

- کونسل کو چاہیے کہ وہ معاشی ماہرین اور فقہاء کے درمیان متوازن حل پیش کرے۔

### 3۔ سماجی اور اخلاقی چیلنجز

- مغربی طرز زندگی، میڈیا اور تعلیم کی وجہ سے مسلمانوں میں اخلاقی اور سماجی تبدیلیاں آئیں۔

- کونسل کو ایسی صورتحال میں رہنمائی فراہم کرنی تھی تاکہ اسلامی اقدار محفوظ رہیں۔

### 4۔ سیاسی دباؤ اور قانونی نفاذ

- کونسل کے اکثر فیصلے مشورتی نوعیت کے ہوتے ہیں اور لازمی طور پر نافذ نہیں ہوتے۔

- بعض اوقات سیاسی و معاشرتی دباؤ کی وجہ سے کونسل کے فیصلے عملی شکل اختیار نہیں کر پاتے۔

### 5۔ عوامی قبولیت

- کونسل کے فیصلے بعض اوقات عوام یا مقامی قانون ساز اداروں میں مکمل طور پر قبول نہیں کیے جاتے۔
  - اس سے کونسل کے اثرات محدود اور بعض اوقات جزوی رہ جاتے ہیں۔
- 

اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی

1. کامیابیاں

- کونسل نے متعدد شعبوں میں قانونی مشورے اور اسلامی رہنمائی فراہم کی۔
- عوام میں اسلامی شعور اور شریعت کی اہمیت اجاگر کرنے میں مدد کی۔
- مختلف قوانین میں اسلامی اصلاحات کے لیے سفارشات پیش کیں، جیسے خاندانی قوانین، وراثت، اور مالیاتی قوانین۔

2. ناکامیاں اور چیلنجز

- فیصلوں کا لازمی نفاذ نہ ہونا۔
- جدید مسائل جیسے سوشل میڈیا، سائبر کرائم، اور ٹیکنالوجی میں تاخیر سے رہنمائی۔



- سیاسی، سماجی اور معاشرتی دباؤ کی وجہ سے کچھ سفارشات عملی شکل نہیں لے سکیں۔
- 

نتیجہ

اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام پاکستان میں اسلامی ریاست کے نظریاتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے عمل میں آیا۔ اس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں:

- قانون سازی میں اسلامی رہنمائی
- موجودہ قوانین میں اصلاح
- عوام میں اسلامی شعور
- جدید مسائل پر تحقیق اور تجزیہ
- بین الاقوامی امور میں مشاورت

اگرچہ کونسل نے متعدد شعبوں میں اہم کردار ادا کیا، لیکن کچھ عملی اور سیاسی چیلنجز نے اس کے اثرات کو محدود کیا۔ تاہم، یہ ادارہ اب بھی پاکستان

میں اسلامی قانونی اور فکری رہنمائی کا مرکزی ستون ہے اور آئندہ بھی اس کے فیصلے اور سفارشات اسلامی ریاست کی پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کرتے رہیں گے۔

سوال نمبر 3۔ قرارداد مقاصد کے نفاذ کے سلسلے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کی سفارشات اور اس پر عمل درآمد کے اقدامات

---

تعارف

پاکستان کے قیام کے بعد ایک بنیادی ضرورت یہ محسوس کی گئی کہ اسلامی ریاست کے نظریات کی عملی بنیادیں قائم کی جائیں اور ملک کے تمام قانونی، تعلیمی، اور معاشرتی نظام کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا جائے۔ اس

ضرورت کے پیش نظر قرارداد مقاصد (*Objectives Resolution*)

1949ء میں منظور کی گئی، جو بعد میں 1973ء کے آئین میں شامل ہوئی۔

قرارداد مقاصد میں واضح کیا گیا کہ پاکستان ایک ایسی ریاست ہے جہاں تمام

قوانین، تعلیمات، اور پالیسیوں کا محور اسلامی اصول اور شریعت ہوں گے۔

تاہم، عملی نفاذ کے لیے ایک مرکزی تحقیقی اور علمی ادارہ کی ضرورت تھی

جو اس سلسلے میں رہنمائی، تحقیق اور مشاورت فراہم کرے۔ یہی ضرورت

ادارہ تحقیقات اسلامی (/ *Institute of Islamic Research*)

(*Idara-e-Tahqiqat-e-Islami*) کے قیام کی بنیاد بنی۔

---

ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کی سفارشات

قرارداد مقاصد کے نفاذ کے سلسلے میں ادارے کے قیام کی سفارشات مندرجہ ذیل اہم نکات پر مشتمل تھیں:

1. اسلامی تعلیمات کی تحقیق اور مطالعہ

ادارے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ وہ قرآن، حدیث، فقہ، کلام، اسلامی تاریخ اور اسلامی علوم پر تحقیق کرے۔ اس تحقیق کے ذریعے جدید مسائل جیسے معاشی، سماجی، قانونی اور سائنسی چیلنجز کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا جا سکے۔ ادارے کی سفارش تھی کہ یہ تحقیق معیاری، مستند اور قابل عمل ہو تاکہ مسلمانوں کو روزمرہ زندگی میں شریعت کے مطابق رہنمائی حاصل ہو۔

2. نصاب کی اسلامی اصلاح

ادارہ تحقیقات اسلامی کی سفارشات میں نصاب کی اصلاح کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ اس ادارے کو ہدایت دی گئی کہ وہ تعلیمی نصاب کا تجزیہ کرے اور اسے اسلامی اقدار، اخلاقیات، اور نظریہ پاکستان کے مطابق ڈھالے۔ نصاب

میں شامل اہم شعبے یہ تھے: اسکول، کالج، یونیورسٹی سطح کی تعلیم، اور تربیتی پروگرامز، تاکہ طلبہ اسلامی فلاحی کردار کے حامل بن سکیں اور جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ رہیں۔

### 3. قانون سازی میں رہنمائی اور مشاورت

ادارہ حکومت اور قانون ساز اداروں کو مشورے فراہم کرے تاکہ تمام قوانین اسلامی اصولوں کے مطابق بنیں۔ اس میں خاندانی قوانین، وراثت، شادی، مالیات، زکوٰۃ، اور دیگر معیشتی و معاشرتی قوانین شامل تھے۔ ادارے کی سفارشات میں یہ بھی شامل تھا کہ تمام قانونی اصلاحات قرارداد مقاصد کی روح اور شریعت کی بنیادی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

### 4. عوام میں اسلامی شعور کا فروغ

ادارہ تحقیقات اسلامی کو عوام میں اسلامی اصولوں، اخلاقیات، اور نظریہ پاکستان کے بارے میں شعور پیدا کرنے کی سفارش دی گئی۔ اس مقصد کے لیے ادارے کو سیمینارز، ورکشاپس، علمی کانفرنسز، مطبوعات اور تعلیمی پروگرامز منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی تاکہ عوام اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب حاصل کریں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ وہ مختلف مسلمان ممالک کے تحقیقی اداروں، علمی فورمز اور علماء کے ساتھ رابطے قائم کرے تاکہ بین الاقوامی سطح پر اسلامی تعلیمات اور قانون میں ہم آہنگی پیدا ہو اور مسلمانوں کے درمیان علمی اور فکری اتحاد مضبوط ہو۔

---

ادارہ تحقیقات اسلامی پر عمل درآمد کے اقدامات

ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام اور فعال کرنے کے لیے حکومت اور متعلقہ محکموں نے متعدد اقدامات کیے:

1. قانونی اور آئینی بنیاد

ادارے کو حکومت کی منظوری اور قانونی حیثیت دی گئی تاکہ یہ آزادانہ طور پر تحقیق اور مشاورت کر سکے۔ اس طرح ادارے کو یہ اختیار حاصل ہوا کہ وہ قرارداد مقاصد کی روح کے مطابق عملی اقدامات کرے اور حکومت کو فکری رہنمائی فراہم کرے۔

2. تحقیقاتی شعبوں اور مراکز کا قیام

ادارے میں مختلف شعبے قائم کیے گئے تاکہ ہر اہم مسئلہ پر تحقیق کی جا سکے۔ ان شعبوں میں شامل تھے:

- قرآن و حدیث کی تحقیق
  - فقہ اسلامی اور معاصر مسائل
  - اسلامی تاریخ و ثقافت
  - معاشرتی اور اقتصادی مسائل پر شریعت کی تطبیق
- ان شعبوں کا مقصد یہ تھا کہ تمام مسائل پر معیاری اور قابل عمل تحقیق کی جائے اور حکومت، تعلیمی ادارے اور عوام اس سے مستفید ہوں۔

### 3. نصاب کی اصلاح کے اقدامات

ادارے نے مختلف تعلیمی سطحوں کے نصاب کا تجزیہ کیا اور اصلاحات کی سفارشات تیار کیں۔ اسکولوں، کالجز اور یونیورسٹیوں میں اسلامی اقدار، اخلاقیات اور معاشرتی تعلیم کو نصاب میں شامل کرنے کی سفارشات پیش کی گئیں۔ اس کے ذریعے طلبہ اسلامی فلاحی کردار اور نظریہ پاکستان کی سمجھ حاصل کر سکیں۔

### 4. شائع شدہ مواد اور مشورتی خدمات

ادارے نے تحقیقی جرائد، کتب، رپورٹس اور مشاورتی دستاویزات شائع کیں تاکہ حکومت، تعلیمی ادارے اور عوام تک علمی مواد پہنچ سکے۔ حکومت کو قانون سازی، پالیسی سازی اور معاصر مسائل پر مشورے فراہم کیے گئے۔

#### 5. تربیتی ورکشاپس اور علمی کانفرنسز

طلبہ، اساتذہ، علماء اور عوام کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا گیا تاکہ اسلامی اصولوں، شریعت اور نظریہ پاکستان کے بارے میں آگاہی بڑھے اور عملی زندگی میں ان پر عمل درآمد ممکن ہو۔

#### 6. بین الاقوامی رابطہ اور تعاون

ادارے نے دیگر اسلامی ممالک کے تحقیقی اداروں اور علماء کے ساتھ رابطہ قائم کیا تاکہ عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات اور قانون میں ہم آہنگی اور تعاون پیدا ہو۔ اس کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان علمی، فقہی اور فکری اتحاد کو فروغ ملا۔



ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام اور فعال اقدامات کے نتیجے میں متعدد شعبوں میں مثبت اثرات مرتب ہوئے:

1. **تعلیمی نصاب میں اصلاحات:** نصاب میں اسلامی اقدار، اخلاقیات اور نظریہ پاکستان شامل کرنے کی سفارشات تیار کی گئیں اور تعلیمی اداروں میں ان پر عملدرآمد کی کوشش کی گئی۔
2. **قانون سازی میں مشورے:** ادارے نے حکومت اور قانون ساز اداروں کو خاندانی قوانین، مالیاتی نظام، اور دیگر شعبوں میں اسلامی رہنمائی فراہم کی۔

3. **عوام میں شعور کی بیداری:** سیمینارز، ورکشاپس اور مطبوعات کے ذریعے عوام میں اسلامی تعلیمات اور نظریہ پاکستان کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب بڑھی۔

4. **فکری اور تحقیقی ترقی:** ادارے نے جدید دور کے مسائل پر تحقیقی رپورٹس تیار کیں، جو مسلمانوں کے لیے رہنمائی اور علمی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

5. بین الاقوامی تعاون: دیگر مسلم ممالک کے اداروں کے ساتھ رابطوں کے

ذریعے عالمی سطح پر علمی اور فقہی ہم آہنگی پیدا ہوئی اور مسلمانوں

کے درمیان مشترکہ موقف مضبوط ہوا۔

---

نتیجہ

قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لیے ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کی سفارشات نے پاکستان میں اسلامی تعلیم، قانون اور معاشرتی اصولوں کی بہتری کے لیے مضبوط فکری اور تحقیقی بنیاد فراہم کی۔ ادارے نے نصاب کی اصلاح، عوامی شعور کی بیداری، قانونی مشورے، تحقیق اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے قرارداد مقاصد کی روح کے مطابق عملی اقدامات کیے۔ اگرچہ سیاسی دباؤ، وسائل کی کمی، اور جدید مسائل کی پیچیدگی نے بعض اوقات ادارے کے اثرات محدود کیے، لیکن یہ ادارہ آج بھی پاکستان میں اسلامی تعلیم، تحقیق اور شریعت کے مطابق رہنمائی کا مرکزی ستون ہے اور آئندہ بھی اس کے فیصلے اور سفارشات اسلامی ریاست کی پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کرتے رہیں گے۔

سوال نمبر 4۔ پاکستان میں استعماری قوانین کے نفاذ کے اثرات اور ان کے اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگی کے لیے شریعہ اکیڈمی کی خدمات

---

تعارف

پاکستان کے قیام کے بعد ملک کے قانونی نظام اور معاشرتی ڈھانچے میں ایک بڑا چیلنج یہ تھا کہ استعماری دور کے قوانین اور ضوابط جو برصغیر میں برطانوی راج کے دوران نافذ کیے گئے تھے، وہ مسلمان معاشرے کے اسلامی نظریات، شریعت اور اخلاقیات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں تھے۔ ان قوانین میں عدالت، معاہدات، وراثت، خاندانی معاملات، مالیات، اور معاشرتی رویوں کے شعبے شامل تھے، جنہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق ترتیب دینے اور اصلاح کرنے کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کے پیش نظر، شریعہ اکیڈمی قائم کی گئی تاکہ اسلامی قانون کی روشنی میں موجودہ قوانین کا تجزیہ، اصلاح اور رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

---

پاکستان میں استعماری قوانین کے نفاذ کے اثرات

استعماری قوانین کے اثرات پاکستان میں کئی شعبوں میں نمایاں ہوئے، جن میں درج ذیل اہم نکات شامل ہیں:

#### 1. خاندانی اور سماجی قوانین

- برصغیر میں برطانوی دور میں نافذ ہونے والے قوانین، جیسے ہندو فیملی لا اور مسلم فیملی لا کے محدود اصول، نے مسلمانوں کے شریعت کے مطابق خاندانی معاملات میں رکاوٹیں ڈالیں۔
- شادی، طلاق، وراثت اور نفقہ کے مسائل میں برطانوی قوانین نے اسلامی اصولوں کے مطابق فیصلہ سازی میں مشکلات پیدا کیں۔
- اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں فقہی آگاہی کی کمی اور عدالتوں میں شرعی اصولوں کی محدود قبولیت دیکھی گئی۔

#### 2. معاشی اور مالیاتی نظام

- استعماری قوانین میں سودی لین دین، قرض اور مالیاتی معاہدات کے اصول شامل تھے جو شریعت کے مطابق نہیں تھے۔
- بینکنگ، قرضہ جات، اور تجارتی قوانین میں سود پر مبنی نظام نے مسلمانوں کے معاشی اصولوں کو نقصان پہنچایا۔

- استعماری دور میں نصاب اور تعلیم کا نظام مغربی طرز تعلیم پر مبنی تھا۔

- اس نظام نے مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کے بارے میں شعور کی کمی پیدا کی اور اسلامی فقہ اور اصولوں کی عملی تربیت محدود ہو گئی۔

- عدالتوں میں برطانوی قوانین اور عدالتی طریقہ کار نافذ کیے گئے۔
- مسلمان معاشرے کے شریعت پر مبنی تصورات، اخلاقی اصول اور سماجی رویے عدالتی فیصلوں میں مکمل طور پر شامل نہیں کیے گئے۔

- استعماری قوانین اور ضوابط میں موجود بہت سے اصول قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی سے متصادم تھے۔
  - اس تضاد نے معاشرتی انصاف، اخلاقی تعلیمات اور اسلامی اقدار کے فروغ میں مشکلات پیدا کیں۔
-

شریعہ اکیڈمی کی خدمات اور کردار

شریعہ اکیڈمی کا قیام اس خلا کو پر کرنے اور استعماری قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہم آہنگ کرنے کے لیے عمل میں آیا۔ ادارے کی خدمات درج ذیل ہیں:

1. قانونی تحقیق اور اسلامی رہنمائی

- اکیڈمی نے برصغیر کے استعماری قوانین کا تفصیلی تجزیہ کیا اور ان کی شریعت کے مطابق اصلاحات کی سفارشات تیار کیں۔
- خاندانی قوانین، وراثت، شادی و طلاق، نفقہ اور معابدات میں اسلامی اصولوں کی تطبیق کے لیے رہنمائی فراہم کی۔

2. نصاب اور تعلیمی اصلاحات

- اکیڈمی نے نصاب میں اسلامی تعلیمات اور فقہ کے اصول شامل کرنے کے لیے سفارشات تیار کیں۔
- اسکولوں، کالج اور یونیورسٹیوں میں اسلامی اخلاقیات اور اصول کے مطابق تعلیم کی ترویج کی گئی۔

3. عدالتی اور معاشرتی مشورے

- شریعہ اکیڈمی نے حکومت اور عدلیہ کو مشورے دیے کہ کس طرح موجودہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق نافذ کیا جائے۔
- ادارے کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے بعض قوانین میں ترمیم اور اصلاحات کی گئیں تاکہ عدالتوں میں شریعت کے مطابق فیصلے ممکن ہوں۔

#### 4. عوامی شعور اور تربیت

- اکیڈمی نے سیمینارز، ورکشاپس، کانفرنسز اور مطبوعات کے ذریعے عوام میں اسلامی قانون، حقوق و فرائض اور اخلاقیات کے بارے میں آگاہی پیدا کی۔
- اس تربیت کے ذریعے عوام میں اسلامی شعور کو فروغ ملا اور وہ اپنی زندگی میں اسلامی اصولوں کے مطابق فیصلے کر سکیں۔

#### 5. بین الاقوامی تعاون اور فکری ہم آہنگی

- اکیڈمی نے دیگر مسلم ممالک کے فقہی اور تحقیقی اداروں کے ساتھ رابطہ قائم کیا تاکہ عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات اور قانونی اصولوں کی ہم آہنگی پیدا ہو۔

- اس نے عالمی سطح پر مسلمانوں کے درمیان علمی و فقہی اتحاد کو مضبوط کیا اور پاکستان میں اسلامی قوانین کی افادیت بڑھائی۔
- 

شریعہ اکیڈمی کے اثرات اور نتائج

شریعہ اکیڈمی کی خدمات نے پاکستان میں متعدد شعبوں میں نمایاں اثرات مرتب کیے:

1. قانون سازی میں اصلاحات: خاندانی قوانین، مالیاتی قوانین اور وراثتی اصولوں میں شریعت کے مطابق اصلاحات کی گئیں۔
2. تعلیمی نصاب میں تبدیلی: نصاب میں اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کو شامل کرنے کے اقدامات کیے گئے۔
3. عوامی شعور کی بیداری: ورکشاپس اور مطبوعات کے ذریعے عوام میں اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب پیدا ہوئی۔
4. عدالتی نظام میں ہم آہنگی: اکیڈمی کے مشوروں سے عدالتوں میں اسلامی قانون کی تطبیق ممکن ہوئی۔



5. بین الاقوامی تعاون: دیگر اسلامی ممالک کے اداروں کے ساتھ رابطوں

کے ذریعے علمی اور فقہی ہم آہنگی قائم ہوئی۔

---

نتیجہ

پاکستان میں استعماری قوانین کے نفاذ نے مسلمانوں کی شریعت، اخلاقیات اور معاشرتی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے میں مشکلات پیدا کیں۔ شریعہ اکیڈمی نے اس خلا کو پر کرنے کے لیے قانونی تحقیق، نصاب کی اصلاح، عدالتی مشورے، عوامی شعور کی بیداری اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے اہم کردار ادا کیا۔ اکیڈمی نے نہ صرف موجودہ قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہم آہنگ کیا بلکہ معاشرتی، تعلیمی اور قانونی شعبوں میں اسلامی شعور کی ترویج بھی کی، جس سے پاکستان میں اسلامی ریاست کے اصولوں کے مطابق معاشرتی و قانونی نظام مضبوط ہوا۔

سوال نمبر 5۔ فاصلاتی تعلیم کے تحت شریعہ اکیڈمی کون سے تین اہم کورسز پیش کرتی ہے؟ (مفصل وضاحت)

---

تعارف

شریعیہ اکیڈمی، جو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد (IIUI) کا حصہ ہے، اپنے فاصلاتی تعلیم (*Distance Learning*) پروگرام کے ذریعے طلبہ کو فقہ، شریعت، اور اسلامی قانون میں تعلیم فراہم کرتی ہے۔ یہ کورسز خاص طور پر اُن افراد کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں جو گھر بیٹھے یا دیگر مصروفیات کے ساتھ اسلامی علوم میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم کے ذریعے طلبہ کو علم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے بغیر کسی جغرافیائی رکاوٹ کے۔

---

1. بنیادی اسلامی قانون کا کورس (*Elementary Correspondence Course in Islamic Law*)

(Law)

## کورس کا مقصد:

یہ کورس شریعت کے بنیادی اصولوں اور اسلامی قانون (فقہ) کی ابتدائی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں قرآن، سنت، اور فقہ کے بنیادی نظریات شامل ہوتے ہیں تاکہ طلبہ کو اسلامی قانونی اور اخلاقی فہم حاصل ہو۔

## اہم موضوعات:

- اسلامی قانون کے ماخذ اور تعارف
- فقہ کی تعریف، دائرہ اور اہمیت
- شریعت کے بنیادی اصول
- روزمرہ زندگی میں فقہی اطلاق
- معاشرتی اور اخلاقی قوانین

## اہمیت:

یہ کورس ان افراد کے لیے ہے جو اسلامی قانون کی بنیادی سمجھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور شریعت کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔

---

## 2. اصول فقہ کا اعلیٰ کورس (Advanced Correspondence Course in Usul-al-Fiqh)

### کورس کا مقصد:

یہ کورس فقہ کے ماخذ اور احکام کے استخراج کے اصول (Usul al-Fiqh)

کو گہرائی سے سمجھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کو اجتہاد اور فقہی استنباط کے قابل بنانا ہے۔

### اہم موضوعات:

- علم اصول فقہ کا تعارف اور دائرہ
- مصادر شریعت اور ان کی تشریح
- احکام شرعی کی تعریف اور اقسام
- قواعد و اصول کی تشریحی بنیاد
- فقہی مکاتب فکر اور ان کی تطبیق
- اجتہاد اور قیاس کے طریقے

## اہمیت:

یہ کورس طلبہ کو شریعت کے مطابق قانونی اور فقہی مسائل کے حل کے لیے تربیت دیتا ہے اور علماء، مفتیان اور قانونی ماہرین کی تیاری میں مددگار ہے۔

---

3. اسلامی خاندان کے قانون کا اعلیٰ کورس (Advanced Correspondence Course on)

(Family Law of Islam / Fiqh-ul-'Usrah)

## کورس کا مقصد:

یہ کورس اسلامی خاندانی قوانین پر تفصیلی تعلیم دیتا ہے تاکہ طلبہ خاندان کے معاملات میں اسلامی اصولوں کی روشنی میں فیصلے کر سکیں۔

## اہم موضوعات:

- نکاح، طلاق اور خلع کے فقہی احکام
- نفقہ، اولاد اور والدین کے حقوق
- میراث اور وراثتی اصول
- خاندان اور معاشرتی عدل کے اصول
- اسلامی خاندان کی تربیت اور فلاح

## اہمیت:

خاندان معاشرے کا بنیادی ڈھانچہ ہے، اس کورس کے ذریعے طلبہ اسلامی خاندانی قوانین کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل کرتے ہیں اور ان قوانین کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

---

### کورسز کا ڈھانچہ اور خصوصیات

- یہ کورسز خط و کتابت یا فاصلاتی تعلیم کے تحت پیش کیے جاتے ہیں تاکہ طلبہ اپنے گھر بیٹھے تعلیم حاصل کر سکیں۔
- ہر کورس میں تھیوری اور عملی مشقیں شامل ہوتی ہیں، اور کامیابی کے بعد سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے۔
- کورس کا دورانیہ تقریباً چھ ماہ سے ایک سال تک ہوتا ہے، اور تمام کورسز میں طلبہ کو اردو میں مواد فراہم کیا جاتا ہے تاکہ زبان کی رکاوٹ نہ ہو۔
- کورسز میں طلبہ کو تعلیمی اور تحقیقی مواد فراہم کیا جاتا ہے تاکہ وہ شریعت اور فقہ کے پیچیدہ اصولوں کو بخوبی سمجھ سکیں۔

---

کورسز کا مجموعی اثر

شریعہ اکیڈمی کے یہ فاصلاتی کورسز طلبہ، اساتذہ، علماء اور عام افراد کے لیے فقہ، شریعت اور اسلامی قانون کے متعلق علمی، فکری اور عملی علم فراہم کرتے ہیں۔ یہ کورسز:

1. اسلامی قانون اور اصولوں کی بنیادی سمجھ فراہم کرتے ہیں۔
  2. طلبہ کو قانونی، اخلاقی اور معاشرتی مسائل میں شریعت کے مطابق رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
  3. گھر بیٹھے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آسان اور مؤثر ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔
  4. اسلامی تعلیمات اور معاشرتی اصولوں میں آگاہی اور شعور کو فروغ دیتے ہیں۔
-

## خلاصہ:

شریعہ اکیڈمی کے تحت فاصلاتی تعلیم میں پیش کیے جانے والے تین اہم کورسز یہ ہیں:

1. بنیادی اسلامی قانون (*Elementary Course in Islamic Law*)

2. اصول فقہ (*Advanced Course in Usul-al-Fiqh*)

3. اسلامی خاندان کا قانون (*Advanced Course on Family Law*)

(*of Islam / Fiqh-ul-'Usrah*)

یہ کورسز طلبہ کو فقہ، شریعت اور اسلامی قانون کے بنیادی، اصولی اور عملی پہلوؤں میں مکمل تربیت فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی ذاتی، معاشرتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں اسلامی اصولوں کے مطابق عمل کر سکیں۔